السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے خیال میں نکاح حلالہ کے بارے میں شریعت کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ نکاح حلالہ کیا ہے، نکاح حلالہ یہ ہے کہ مرد کسی ایسی عورت سے نکاح کا قصد کرے جسے اس کے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں، یعنی پہلے ایک طلاق دی اور رجوع کرلیا، پھر دوسری طلاق دی اور رجوع کرلیا اور پھر تیسری طلاق دی، اب یہ عورت اس شوہر کے لئے حلال نہیں ہے جس نے اسے تین طلاقیں دے دیں ہیں الا یہ کہ یہ کسی دوسرے مرد سے برضا و رغبت شادی کرے اور وہ اس سے صحبت بھی کرے اور پھر وہ اسے طلاق دے دے یا فوت ہوجائے یا نکاح فسخ کردے تو پھر پہلے شوہر کے لئے اس سے نکاح کرنا حلال ہوگا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلاقُ مَرَّتانِ ۖ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ ... ٢٢٩ ... فَإِن طَلَّقَها فَلا جُناحَ عَلَيهِما أَن يَتَراجَعا إِن ظَنّا أَن يُقيما حُدودَ اللَّهِ ۗ وَتِلكَ حُدودُ اللَّهِ يُبَيِّنُها لِقَومٍ يَعلَمونَ ٢٣٠ ... سورة البقرة

''طلاق (جس کے بعد رجوع ہوسکتا ہے صرف) دو بار ہے (یعنی جب دو دفعہ طلاق دی جائے تو) پھر عورتوں کو یا تو بطریق شائستہ نکاح میں رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا... پھر اگر شوہر (دو طلاقوں کے بعد تیسری) طلاق عورت کو دے دے تو اس کے بعد جب تک عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے اس پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی ہاں اگر دوسرا خاوند بھی طلاق دے دے اور عورت اور پہلا خاوند پھر ایک دوسرے کی طرف رجوع کرلیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے۔''

تو اگر کوئی ایسی عورت کی طرف قصد کرے جسے اس کے شوہر نے تین طلاقیں دی ہوں اور وہ اس سے اس نیت سے شادی کرے کہ جب یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوجائے گی تو یہ اسے طلاق دے دے گا یعنی اس سے مباشرت کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے گا اور پھر عدت گزرنے کے بعد یہ نئے نکاح کے ساتھ اپنے پہلے شوہر کے پاس چلی جائے گی تو یہ نکاح فاسد ہے نبی ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی اور حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سانڈ قرار دیا، کیونکہ یہ اس سانڈ بکرے کی طرح ہے جسے بکریوں کا مالک ایک معین مدت کے لئے کسی سے ادھار لیتا ہے اور پھر اسے اس کے مالک کو واپس کردیتا ہے یہ مرد بھی سانڈ کی طرح ہے کہ اسے بھی کہا جاتا ہے کہ اس عورت سے شادی کرلو اور پھر اس سے مباشرت کرکے اسے طلاق دے دینا۔ یہ ہے نکاح حلالہ! اور اس کی حسب ذیل دو صورتیں ہوتی ہیں۔

1۔ بوقت عقد ہی یہ شرط لگائی جائے، مثلاً شوہر سے کہا جائے کہ ہم آپ کی شادی اس عورت سے اس شرط پر کرتے ہیں کہ اس سے مباشرت کرکے اسے طلاق دے دو۔

2۔ ایسی شرط تو عائد نہ کی جائے لیکن نیت یہی ہو، نیت شوہر کی طرف سے بھی ہوسکتی ہے اور بیوی اور اس کے وارثوں کی طرف سے بھی، اگر نیت شوہر کی طرف سے ہے تو چونکہ اسے تو علیحدگی کا اختیار حاصل ہے لہٰذا اس طرح کے عقد کی صورت میں اس کے لئے یہ بیوی حلال نہ ہوگی کیونکہ اس نے وہ نیت نہیں کی جو مقصود نکاح ہوتی ہے کیونکہ نکاح سے مقصود تو یہ ہوتا ہے کہ الفت و محبت سے بیوی کے ساتھ زندگی بسر کی جائے، عفت و پاکدامنی اختیار کی جائے اور اولاد حاصل کی جائے تو چونکہ یہ نیت نکاح کے بنیادی مقصد ہی کے خلاف ہے لہٰذا یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔

عورت اور اس کے وارثوں کی نیت کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے اور اب تک میرے نزدیک یہ واضح نہیں ہوسکا کہ ان میں سے کون سا قول زیادہ صحیح ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ نکاح حلالہ حرام ہے، اس سے بیوی پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوتی کیونکہ یہ نکاح ہی صحیح نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 277

محدث فتویٰ